12اگست 2021ء

معیشت کا منظر نامہ مثبت ہے، کاروباری اداروں کی سہولت کے لیے اقدامات کیے: گورنر اسٹیٹ بینک کا ایوانِ صنعت و تجارت میں خطاب

بینک دولت پاکستان کے گورنر ڈاکٹر رضا باقر نے کہا ہے کہ معیشت کی لچک اور کووڈ 19 کی وبا کے دوران کاروباری اداروں اور عام لوگوں کی مدد کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے پیشِ نظر مالی سال 22ء میں پاکستان کی معیشت میں بحالی جاری رہے گی۔ اس بحالی کا اظہار مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی میں توقع سے زیادہ نمو سے بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مالی شعبے کو ڈجیٹل بنانے کی غرض سے کیے گئے اقدامات کے اثرات اور کاروبار کرنے میں آسانی لا کر کاروباری ماحول کی بہتری سے معیشت کو مزید مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔ گورنر رضا باقر بدھ کو اسٹیٹ بینک کے زیرِ اہتمام فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اشتراک سے منعقدہ تقریب بعنوان 'پائیدار نمو کو یقینی بنانا اور ڈجیٹائزیشن کا فروغ' سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ کاروباری اداروں کو سہولت پہنچانا اسٹیٹ بینک کی بنیادی ترجیح ہے۔ انہوں نے کاروباری اداروں پر زور دیا کہ اسٹیٹ بینک کی موجودہ ری فنانس سہولتوں کا بھرپور فائدہ اٹھائیں جن میں برآمدات کے فروغ، مالی شمولیت اور دیگر اہم کلیدی اہداف کے مخصوص مقاصد کے تحت مارکیٹ سے کہیں کم مارک اپ ریٹس پر قرضے دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگست 2019ء میں اسٹیٹ بینک اور ایف پی سی سی آئی کے گذشتہ اجلاس کے بعد کاروباری برادری کو اسٹیٹ بینک کی جانب سے فراہم کردہ سہولتوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اگست 2019ء کے آخر میں برآمد کنندگان کے لیے ورکنگ کیپٹل یعنی ایکسپورٹس ری فنانس کی واجب الادا رقم 278 ارب روپے تھی جو جون 2021ء کے آخر میں دگنی ہو کر 564 ارب روپے ہو گئی۔ ایف پی سی سی آئی کے ساتھ پچھلے اجلاس کے بعد کسی بھی برآمدی کاروبار کے لیے طویل مدتی معینہ رعایتی فنانس یعنی طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کا استعمال 165 ارب روپے سے 53 فیصد بڑھ کر 253 ارب روپے ہو گیا۔ پاکستان میں ماحول کے فروغ کے لیے قابل تجدید توانائی کے رعایتی قرضے پانچ گنا سے بھی زیادہ بڑھے اور 9 ارب روپے سے 51 ارب روپے ہو گئے۔ مذکورہ بالا امداد کے علاوہ ٹی ای آر ایف جو کووڈ 19 کے دوران سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات میں شامل ہے، کے تحت فراہم کردہ فنانسنگ 151 ارب روپے رہی جبکہ مجموعی منظور شدہ رقم 435 ارب روپے تھی۔ کاروباری اداروں نے مذکورہ بالا مدت کے دوران روزگار اسکیم کے تحت 213 ارب روپے کی فنانسنگ حاصل کی۔

جون 21ء میں جاری کھاتے (کرنٹ اکاؤنٹ) کے خسارے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں حالیہ اضافہ اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیوں کے مطابق ہے اور اب تک دستیاب معلومات کے مطابق پریشان کن نہیں۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کے بین الاقوامی تجربے کے مطابق جاری کھاتے کے خسارے میں اضافہ اس وقت باعث تشویش ہوتا ہے جب تین علامات موجود ہوں جن میں سے کوئی بھی پاکستان کے معاملے میں موجود نہیں۔ ایک یہ کہ جاری کھاتے کے خسارے کی سطح جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے بہت بلند ہو، پاکستان کے معاملے میں اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کے مطابق جاری کھاتے کا خسارہ اس مالی سال میں جی ڈی پی کے 3-2 فیصد کی حد میں ہو گا جو مالی سال 18ء کی سطح 6.1 فیصد کے نصف سے بھی کم ہے جس کے نتیجے میں پائیداری آئی۔ تشویش کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایکسچینج ریٹ کو بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے ساتھ ایڈجسٹ نہ ہونے دیا جائے کیونکہ اس سے خسارے کو محدود کرنے کا مارکیٹ مکینزم رک جاتا ہے۔ پاکستان کے معاملے میں جون 2019ء سے ایکسچینج ریٹ کا نظام مارکیٹ پر مبنی ہے اور اس میں منظم دورویہ حرکت نظر آ رہی ہے نیز مارکیٹ پر مبنی ایکسچینج ریٹ رکھنے والی ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں کم تغیر پذیری دیکھنے میں آئی ہے۔ آخری پریشان کن علامت جو بین الاقوامی تجربے پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے ساتھ زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہوں اور ناپائیدار حد تک نچلی سطح تک پہنچ رہے ہوں۔ پاکستان کے معاملے میں اس کے برخلاف جولائی 2021ء کے آخر میں ذخائر 18 ارب ڈالر کے لگ بھگ تھے جو مالی سال 19ء کے آخر کی سطح سے 10 ارب ڈالر زیادہ تھے۔ ان پہلوؤں کی بنا پر گورنر باقر نے یاد دلایا کہ مسلسل پائیدار نمو کے بارے میں خوش امیدی کی وجوہات موجود ہیں۔

ڈاکٹر باقر نے اپنے خطاب میں وبا کے پھیلاؤ کو کم کرنے اور غربت میں اضافے کو روکنے کے لیے حکومت پاکستان کے اقدامات خصوصاً این سی او سی اور احساس ایمرجنسی کیش پروگرام کی تعریف کی۔ انہوں نے کووڈ 19 کے دوران معیشت کو سہارا دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ ان میں قلیل مدت میں پالیسی ریٹ 625 بیسس پوائنٹس کم کرنے کا اہم اقدام، روزگار پے رول فنانسنگ اسکیم جس سے کارکنوں کو برطرف نہ کرنے کا وعدہ کرنے والے کاروباری اداروں کے لیے رعایتی ورکنگ کیپٹل فراہم کیا گیا، عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) جس کے ذریعے نئی سرمایہ کاری کرنے والے کاروباری اداروں کو رعایتی طویل مدتی معینہ سرمایہ کاری فراہم کی گئی، اسپتالوں اور طبّی اداروں کو کووڈ 19 کے مقابلے کے لیے ری فنانس کی فراہمی کی اسکیم، قرضوں کی اصل رقم کی واپسی کی تاریخ میں توسیع، مارک اپ ادائیگیوں کی تشکیل نو اور دیگر اقدامات شامل ہیں۔

SBP's Economic Policy Support Measures

billion Rs; as of 10th August 2021

Measures	Impact
Interest rate benefit	470
Loan deferment	657
Loan rescheduling	254
Rozgar scheme	238
Support for new investment/BMR	436
Support for hospitals	18
Total	**2,073**
Percent of GDP	**5.0**

Source: SBP

* FY20 nominal GDP = Rs 41,556 billion

فیڈریشن کے وفد کی قیادت اس کے صدر میاں ناصر حیات مگوں نے کی۔ وفد میں فیڈریشن کی مجلسِ قائمہ برائے بینکاری و کریڈٹ مینجمنٹ کی کنوینر لبنیٰ بھایت اور فیڈریشن کے سابق صدور شامل تھے۔ ہائبرڈ فارمیٹ میں ہونے والی اس تقریب میں ملک بھر کے دیگر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدور، پاکستان کے صفِ اوّل کے صنعت کار اور بزنس مین بھی آن لائن شریک تھے۔ میاں ناصر حیات نے اسٹیٹ بینک میں اس مشترکہ تقریب کے انعقاد پر گورنر اسٹیٹ بینک کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کاروباری اداروں کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششوں کی تعریف کی خصوصاً جو امداد کووڈ وبا کے دوران فراہم کی گئی۔

ڈپٹی گورنر سیما کامل اور ڈائریکٹر ارشد محمود بھٹی نے معیشت کو ڈجیٹائز کرنے کی اسٹیٹ بینک کی حالیہ کوششوں اور کاروبار کرنے میں آسانی کے لیے حالیہ تبدیلیوں کو اجاگر کیا۔ سیما کامل نے پالیسی امور کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک کے مربوط طریقہ کار سے شرکا کو آگاہ کیا جس کے تحت متعلقہ فریقوں کے ساتھ اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں، اور زرِ مبادلہ کے کیسوں کی مکمل ڈجیٹائزیشن اور 'راست' جیسے حالیہ اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ ارشد محمود بھٹی نے اپنی تقریر میں شرکا کو بتایا کہ کاروباری اداروں اور عام لوگوں کی سہولت کے لیے زرِ مبادلہ کے نظام میں حال میں تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔

بعد ازاں صدرِ مجلس سے سوال جواب ہوئے اور حاضرین کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو حل کیا گیا۔

پاکستان میں کاروباری ماحول کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک اور فیڈریشن پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اپنا اشتراک اور اس کے لیے اپنا غور و خوض جاری رکھنے کے لیے پُر عزم ہیں۔

****